[معاہد ومستأمن (غیر مٍلکی سفیرٍ وسیاح وغیرہ) کو عمدا یا خطا قتل کرنے کی حرمت]

معاہد ومستأمن (غیر ملکی سفیر وسیاحٍ وغیرہ) کو
عمداً یا خطا قتل کرنے کی حرمت

فضیلۃ الشیخ عبدالمحسن بن حمد العباد البدر حفظہ اللہ

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ، اما بعد!

اسلام میں **ذمی** (وہ غیر مسلم جو مسلم ملک میں جزیہ دے کر رہتے ہیں)، **معاہد** (جو اسلامی ملک میں معاہدے کے تحت آیا ہو) اور **مستأمن** (جسے مسلمانوں نے امان دی ہو) کو قتل کرنا حرام ہے۔ اس بارے میں شدید وعید وارد ہوئی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری حدیث نمبر: 3166 میں حدیث روایت فرمائی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا:
’’مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا‘‘
(جس کسی نے معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا حالانکہ اس کی خوشبو تو چالیس سال کی مسافت سے بھی سونگھی جاسکتی ہے۔)

امام بخاری رحمہ اللہ اسی کتاب الجزیہ میں باب ’’إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ‘‘ (جو کسی معاہد کو بلاجرم کے قتل کرے اس کا گناہ) کے تحت لے کر آئے ہیں ۔

اسی طرح سے اسی کتاب الدیات میں باب ’’إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ‘‘ (جو کسی ذمی کو بلاجرم کے قتل کرے اس کا گناہ) کے تحت بھی لائے ہیں اور وہاں یہ الفاظ ہیں:
’’مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا‘‘

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں اسی حدیث کے ضمن میں ذمی اور معاہد کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے مراد ہر وہ شخص جس کا مسلمانوں سے عہد ہو چاہے جزیے کے ذریعے ہو یا حکمران کی جانب سے کسی معاہدے کے تحت ہو یا کسی

بھی مسلمان نے اسے امان دی ہو۔

اور امام نسائی رحمہ اللہ اپنی کتاب سنن نسائی حدیث نمبر: 4750 میں ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں:
''مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا''
(جس کسی نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا حالانکہ اس کی خوشبو تو چالیس سال کی مسافت سے بھی سونگھی جاسکتی ہے)۔

اسی طرح سے حدیث نمبر:4749 میں بھی صحیح سند کے ساتھ صحابہ کرام میں سے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا''
(جس کسی نے اہل ذمہ میں سے کسی شخص کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا حالانکہ اس کی خوشبو تو ستر سال کی مسافت سے بھی سونگھی جاسکتی ہے)۔

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ''
(جس کسی نے معاہد کو بے وقت قتل کیا اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام فرمادی)۔

اسے امام ابو داود رحمہ اللہ نے حدیث نمبر:2760 اور امام نسائی رحمہ اللہ نے حدیث نمبر: 4747 میں صحیح سند کے ساتھ روایت فرمایا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے حدیث نمبر:4748 میں ان الفاظ کا اضافہ نقل فرمایا:
''أَنْ يَشُمَّ رِيحَهَا''
(اللہ تعالی نے اس پر حرام کردیا کہ وہ جنت کی خوشبو بھی سونگھ پائے)۔

امام المنذری رحمہ اللہ نے الترغیب والترہیب 2/635 میں فرمایا: ''فِي غَيْرِ كُنْهِهِ'' کا معنی ہے بے وقت یعنی ایسے وقت میں قتل نہیں کیا جب اس کا قتل جائز تھا یعنی اس کا کوئی عہد ومعاہدہ نہیں تھا۔

اور فرمایا: اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت فرمایا اور اس کے الفاظ ہیں:

''مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا، لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِائَةِ عَامٍ''

(جس کسی نے ناحق کسی معاہد جان کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا حالانکہ اس کی خوشبو تو سو سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے)۔

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔ جہاں تک معاملہ ہے کسی معاہد کو خطا قتل کرنا تو اللہ تعالی نے اس بارے میں دیت اور کفارہ واجب قرار دیا ہے۔

فرمان الہی ہے:

وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (النساء: 92)

(اور اگر مقتول اس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبہ والوں کو پہنچایا جائے اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا بھی ضروری ہے، پس جو نہ پائے اس کے ذمہ لگاتار دو مہینوں کے روزے ہیں، اللہ تعالی سے بخشوانے کے لئے، اور اللہ تعالی بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے)

آخر میں میں کہوں گا کہ اے نوجوانو اپنے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرو، اور شیطان کا شکار نہ بنو، جو تمہارے لیے دنیا اور آخرت کی ذلت ورسوائی کو جمع کردے گا اور مسلمانوں کے بارے میں ان کے بوڑھوں، ناتوانوں اور نوجوانوں کے بارے میں بھی اللہ تعالی سے ڈرو، اسی طرح سے مسلمان عورتوں کے بارے میں ان کی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں اور خالاؤں کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرو، عمر رسیدہ بزرگوں سے لے کر شیرخوار بچوں تک کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرو، معصوم جانوں کے ضائع ہونے اور قابل احترام مال کے تلف ہونے کے بارے میں ہی کچھ اللہ کا ڈر پیدا کرو

﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ (البقرہ: 24)

(اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں)

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ، ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ (البقرۃ: 281)

(اور اس دن سے ڈرو جس میں تم سب اللہ تعالی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا)

﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا، وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا﴾ (آل عمران: 30)

(جس دن ہر نفس (شخص) اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالے گا، آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت سی دوری ہوتی)

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ، وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ، وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾ (عبس: 34-37)

(اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے، اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے، ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر (دامن گیر) ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی)

اپنی نیند سے بیدار ہوجاؤ اور خواب غفلت سے ہوش میں آؤ زمین میں فساد پھیلانے کی خاطر شیطان کی سواری نہ بنو

اللہ عزوجل سے دعاء ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے دین کا صحیح فہم عطاء فرمائے اور انہیں فتنوں کی گمراہیوں سے محفوظ فرمائے، خواہ ظاہر ہوں یا باطنہ اور اللہ تعالی درود وسلام اور اپنی برکت اپنے بندے اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل اور تمام اصحاب پر نازل فرمائے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین